

ہفت روزہ دارالرسالہ: 186
WEEKLY BOOKLET: 186



فیضانِ شعبان

صفحات: 17

پبلیکیشن: دعوتِ اسلامی
مجلس المدینۃ العلمیۃ
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

فیضانِ شعبان

دُعائے عطار: یارب المصطفیٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”فیضانِ شعبان“ پڑھے یا سُن لے اُسے اپنے پیارے پیارے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے مہینے شعبان المعظم میں خوب عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما اور اُس کو بے حساب بخش دے۔
 اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دُرودِ شریف کی فضیلت

اہل بیت اطہار کے روشن چراغ، حضرت امام جعفر صادق رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ نے فرمایا: جو کوئی شعبان المعظم میں روزانہ سات سو (700) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا، اللہ کریم کچھ فرشتے مقرر فرما دے گا جو اس دُرودِ پاک کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچائیں گے، اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رُوح مُبارک خوش ہوگی پھر اللہ پاک اُن فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس دُرودِ پڑھنے والے کے لئے قیامت تک دُعائے مغفرت کرتے رہو۔ (القول البدیع، ص 395)

دُنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت

پیارے پڑھوں نہ کیونکر تم پر سلام ہر دم

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اس ماہِ مبارک میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رُحُوب دُرودِ پاک پڑھیں کہ شعبان المعظم دُرودِ پاک پڑھنے کا مہینا ہے جیسا کہ شارح بخاری حضرت علامہ احمد بن محمد قسطلانی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ اور انہی کے حوالے سے حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین احمد بن حجازی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: بیشک شعبان

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا مہینا ہے کہ آیت درود اسی مہینے میں نازل ہوئی۔ (مواہب اللدنیة، 2/506۔ تحفة الاخوان، ص 53)

آیتِ درود یہ ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۗ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝
ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

وہ سلامت رہا قیامت میں
میرے پیارے پہ میرے آقا پر
میری بگڑی بنانے والے پر
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام
میری جانب سے لاکھ بار سلام
بھیج اے میرے کردگار سلام
صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

چاند دیکھنا واجب ہے

اے عاشقانِ رسول! شعبان المعظم اسلامی سال کا ”آٹھواں مہینا“ ہے جو رَجَبِ المَرْجَبِ اور رمضان المبارک کے درمیان میں ہے۔ یہ اُن پانچ مہینوں میں سے پہلا مہینا ہے جن کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے، پانچ مہینے یہ ہیں: (1) شعبان المعظم (2) رمضان المبارک (3) شوال المکرم (4) ذوالقعدة الحرام اور (5) ذوالحجۃ الحرام۔

شعبان المعظم کے نام کی حکمتیں

(1) شعبان، شَعْبٌ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں گھائی۔ چونکہ اس مہینے میں خیر و برکت کا عمومی نُزول ہوتا ہے، اس لئے اسے شعبان کہا جاتا ہے، جس طرح گھائی پہاڑ

کاراستہ ہوتی ہے اسی طرح یہ مہینا خیر و برکت کا راستہ ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، 303)

(2) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اِنَّمَا سَبَّيْ شَعْبَانَ لِأَنَّهُ يَنْشَعِبُ فِيهِ حَيْزٌ كَثِيرٌ لِلصَّائِمِ فِيهِ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ، یعنی اس مہینے کو ”شعبان“ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں روزہ رکھنے والے کے لئے بہت سی بھلائیاں (شاخوں کی طرح) پھوٹتی ہیں، یہاں تک کہ وہ جنت میں جا پہنچتا ہے۔ (التدوین فی اخبار قزوین، 1/153)

حضرت امام رافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک کا مطلب یہ ہے کہ ماہِ شعبان میں مسلمان ذکر و اذکار، نیکیوں اور قرآنِ پاک کی تلاوت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور رمضان المبارک کے لئے تیاری کرتے ہیں۔ (التدوین فی اخبار قزوین، 1/153)

اور شعبان المعظم میں رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کا حکم نازل ہوا۔ (حداائق الاولیاء، 2/592)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

ماہِ شعبان میں استقبالِ رمضان کی تیاری

پیارے اسلامی بھائیو! شعبان کا مہینا چونکہ رمضان سے پہلے آتا ہے لہذا جس طرح ماہِ رمضان میں روزے اور تلاوتِ قرآن کا حکم ہے اسی طرح ماہِ شعبان میں بھی اس کی بڑی اہمیت ہے کہ روزے رکھے جائیں اور تلاوتِ قرآن کی جائے تاکہ استقبالِ رمضان کی تیاری ہو جائے اور نفس کو عبادات کی عادت ہو جائے۔

صحابہ کرام کا اندازِ مبارک

جنتی صحابی حضرت انس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: شعبان کا مہینا آتا تو مسلمان قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول ہو جاتے، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کر دیتے تاکہ

کمزوروں اور مسکینوں کو بھی رمضان کے روزوں کی طاقت ملے۔ (ماذافی شعبان، ص 44)

تلاوتِ قرآن کا مہینا

عظیم تابعی بزرگ حضرت سلمہ بن کھیل رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ماہِ شعبان کو تلاوتِ قرآن کرنے والوں کا مہینا کہا جاتا تھا۔ حضرت حبیب بن ابوثابت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ شعبان کے آنے پر فرماتے: یہ قاریوں کا مہینا ہے۔ حضرت عمر و بن قیس رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ماہِ شعبان المعظم کی آمد پر اپنی دکان بند کر دیتے اور تلاوتِ قرآن کریم کے لیے فارغ ہو جاتے۔ (ماذافی شعبان، ص 44)

بِرَاءَتِ دَعَا عَذَابِ قَبْرِ نَارِ جَهَنَّمَ
مِنْ شَعْبَانَ كَسَدْتُمْ فِي كَرَمِ مَوْلَى
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

اے غافل!

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمُ تو اس مبارک مہینے کو عبادت میں گزاریں، تلاوت کریں، نیکیوں کا اہتمام کریں اور ہم غفلت کی نیند سوتے ہی رہیں ایسے غافلوں کے بارے میں کہا گیا ہے: اے مبارک وقتوں میں کوتاہی کرنے والے! ان وقتوں کو ضائع کرنے والے! اور انہیں بڑے اعمال سے آلودہ کرنے والے! تو نے کتنے بڑے کام ان مبارک وقتوں کے حوالے کئے! (چند عربی اشعار کا ترجمہ)

(1) رجب چلا گیا اور تُو نے اس میں کوئی نیکی نہیں کی اور اب یہ برکت والا ماہِ شعبان ہے۔ (2) اے شعبان کی عظمت سے بے خبر رہ کر ان وقتوں کو ضائع کرنے والے! ہوش میں آ اور تباہی سے ڈر۔ (3) بہت جلد سب لذتیں تجھ سے چھین لی جائیں گی اور موت

تجھے تیرے گھر سے زبردستی نکال دے گی۔ (4) سچی اور خلوص بھری توبہ کے ذریعے جس قدر گناہوں کا علاج کر سکتا ہے کر لے۔ (5) اور جہنم سے سلامتی کو ہی اپنا مقصد بنا لے، بہترین مجرم وہ ہے جو اپنے جرموں کا علاج کر لے۔

مختصر سی زندگی ہے بھائیو! نیکیاں کیجئے نہ غفلت کیجئے
 صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلَی مُحَمَّد

شعبان المعظم میں کیا ہے؟

حضرت ابو معمر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ماہِ شعبان نے بارگاہِ الہی میں عرض کی: اے میرے رب! تو نے مجھے دو عظمت والے مہینوں (رجب اور رمضان المبارک) کے درمیان رکھا ہے تو تو نے میری کیا فضیلت رکھی؟ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: میں نے تجھ میں قرآنِ پاک کی تلاوت رکھ دی۔ (الامالی المطلقہ، ص 125)

پیارے اسلامی بھائیو! شعبان المعظم میں خوب نیکیاں کیجئے، خوب ذکر و اذکار، دُرودِ پاک اور تلاوتِ قرآن کریم کر کے اس عظمت والے مہینے کی خُوب تعظیم کریں۔ اس عظمت والے مہینے کی اہمیت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے بارے میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: شَهْرُ شَعْبَانَ شَهْرِيْ لِيْ عِنِّيْ مَا شَعْبَانَ مِيْرَا مِهِيْنَا هِيَ۔ (مسند الفردوس، 2/275 حدیث: 3276)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلَی مُحَمَّد

اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی، محمد عربی صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جیسے رمضان کے روزوں کی تیاری فرماتے ایسے ہی شعبان کے روزوں کی بھی تیاری فرماتے۔ (النورفی فضائل الايام والشهور، ص 173) نیز آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے تعظیمِ رمضان کے لئے

شعبان کے روزوں کو سب سے افضل روزے قرار دیا، جیسا کہ جنتی صحابی حضرت انس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے سب سے افضل روزوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: رمضان کی تعظیم کے لئے شعبان کے روزے۔ (ترمذی، 145/2، حدیث: 663)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

روزوں کی عادت

شعبان المعظم کے روزوں کی ایک حکمت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ شعبان المعظم کے روزوں سے رمضان کے روزوں کی مشق (پریکٹس) ہو جائے تاکہ رمضان کے روزوں میں مشقت اور تکلیف محسوس نہ ہو بلکہ تب تک بندے کو روزوں کی عادت ہو چکی ہو اور رمضان سے پہلے شعبان میں روزوں کی مٹھاس اور لذت کا احساس ہو چکا ہو، لہذا جب ماہ رمضان آئے تو بندہ چُستی کے ساتھ رمضان کے روزے رکھنے لگے۔ (لطائف المعارف ص 155)

شعبان کے روزوں سے محبت

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرتِ بی بی عائشہ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فرماتی ہیں: رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ماہ شعبان میں روزے رکھنا تمام مہینوں سے زیادہ پسندیدہ تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمَضَانَ سے ملا دیتے۔ (ابوداؤد، 476/2، حدیث: 2431)

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرتِ بی بی عائشہ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ہی سے روایت ہے: رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پورے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے اور فرماتے: اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو کہ اللہ پاک اُس وقت تک اپنا فضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتانہ

جاؤ۔ (بخاری، 648/1، حدیث: 1970 مختصراً)

شَارِحِ بخاری حضرت عَلَامَہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اِسْ حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: مُراد یہ ہے کہ شعبان میں اکثر دنوں میں روزہ رکھتے تھے اِسے تَغْلِيْبًا (تَخ۔ لی۔ بَلْ یعنی غلبے اور زیادت کے لحاظ سے) کُل (یعنی سارے مہینے کے روزے رکھنے) سے تعبیر کر دیا۔ جیسے کہتے ہیں: ”فلاں نے پوری رات عبادت کی“ جب کہ اس نے رات میں کھانا بھی کھایا ہو اور ضروریات سے فراغت بھی کی ہو، یہاں تَغْلِيْبًا اکثر کو ”کل“ کہہ دیا۔ مزید فرماتے ہیں: اِسْ حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان میں جسے قوت ہو وہ زیادہ سے زیادہ روزے رکھے۔ البتہ جو کمزور ہو وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ اِس سے رَمَضان کے روزوں پر اثر پڑے گا، یہی مَحْتَمَل (مَح۔ مَل یعنی مراد و مقصد) ہے اُن احادیث کا جن میں فرمایا گیا کہ نصف (یعنی آدھے) شعبان کے بعد روزہ نہ رکھو۔ (نزہة القاری، ۳/۳۷۷-۳۸۰)

اگر کوئی پورے شَعْبَانِ الْمُعْظَم کے روزے رکھنا چاہے تو اُس کو مُمانعت بھی نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے کئی اسلامی بھائی اور اسلامی بہنوں میں رَجَبُ الْمُزَجَّب اور شَعْبَانِ الْمُعْظَم دونوں مہینوں کے روزے رکھنے کی ترکیب ہوتی ہے اور مسلسل روزے رکھتے ہوئے یہ حضرات رَمَضانِ الْمُبَارَك سے مل جاتے ہیں۔

شَفَاعَتِ مِصْطَفٰی

حضرتِ علامہ شاہ فضلِ رسول بدایونی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جو شعبانِ المعظم کے روزے اِس لئے رکھے کہ حضور صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو پسند تھے، اُسے حضورِ پاک صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شَفَاعَتِ نَصِيْب ہوگی۔ (المتعقد المنتقد، ص 129)

فرمائیں گے جس وقت غلاموں کی شفاعت میں بھی ہوں غلام آپ کا مجھ کو نہ بھلانا
فرما کے شفاعتِ مری اے شافعِ محشر! دوزخ سے بچا کر مجھے جنت میں بسانا

حضورِ کوشعبان کے روزے پسند ہونے کی وجہ

جنتی صحابی، حضرت اُسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے عرض کی: یا رسولَ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں دیکھتا ہوں کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جس طرح شعبان کے روزے رکھتے ہیں اس طرح کسی اور مہینے میں روزے نہیں رکھتے۔ فرمایا: رَجَب اور رَمَضَانَ کے بیچ میں یہ مہینا ہے، لوگ اس سے غافل ہیں۔ اس میں لوگوں کے اعمال اللہ کریم کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب (یعنی پسند) ہے کہ میرا عمل اس حال میں اٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔ (نسائی، ص 387 حدیث: 2354)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا یہ عمل یقیناً ہم غلاموں کی تعلیم کے لئے تھا جیسا تو فرمایا کہ ”رَجَب اور رَمَضَانَ کے بیچ میں یہ مہینا ہے، لوگ اس سے غافل ہیں۔“ لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیں، نیکیوں میں اضافہ کریں اور آخرت کو بہتر بنانے کی فکر کریں نیز اس اچھی نیت سے ماہِ شعبان کے روزے رکھنے میں دلچسپی لیں کہ اس مہینے میں جب ہمارا اعمال نامہ ہمارے پیارے اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کیا جائے تو اے کاش! ہم بھی روزہ دار ہوں۔

یوں میرا دنیا سے سفر ہو ان کی چوکھٹ میرا تر ہو
پیشِ نظر ہو اُن کا جلوہ یا اللہ مری جھولی بھر دے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّد

”شبِ بَرَاءَت“

پیارے اسلامی بھائیو! شعبان المعظم کی پندرہویں رات یعنی شبِ بَرَاءَت بڑی بابرکت رات ہے۔ اس رات اللہ پاک کی خوب رحمتوں، برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں اس رات خاص طور پر اپنی دنیا و آخرت کی بھلائی کی دُعا مانگنی چاہیے

کیونکہ اس رات دُعائیں قبول ہوتی ہیں، اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی، محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ راتوں کے بارے میں فرمایا کہ ان میں دُعارد نہیں کی جاتی جن میں سے ایک شعبان کی پندرہویں رات (یعنی شبِ براءت بھی) ہے۔ (جامع صغیر، ص 241، حدیث: 3952 مختصراً)

شبِ براءت کے 15 نام

حضرت علامہ علی قاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نقل کرتے ہیں: شبِ براءت کے چار نام ہیں: **لَيْلَةُ الْبِرِّ** (برکت والی رات)، **لَيْلَةُ الْبِرَاءَةِ** (نجات والی رات) **لَيْلَةُ الصَّكِّ** (دستاویز والی رات)، **لَيْلَةُ الرَّحْمَةِ** (رحمت والی رات)۔ مزید فرماتے ہیں: اسے **لَيْلَةُ الْبِرَاءَةِ** اور **لَيْلَةُ الصَّكِّ** (نجات و دستاویز والی رات) اس لئے کہتے ہیں کہ جب تاجر مالک سے اُس کا اناج وصول کر لیتا ہے تو اس کے لئے براءت نامہ لکھ دیتا ہے۔ اسی طرح اللہ پاک اس رات اپنے مومن بندوں کے لئے براءت نامہ لکھ دیتا ہے۔ (التبیان فی بیان مافی لیلۃ النصف من شعبان، 41/3)

حضرت علامہ سید محمد بن علوی مالکی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے مزید چند نام بھی ذکر فرمائے ہیں: **لَيْلَةُ الْقِسْمَةِ**، **لَيْلَةُ التَّكْفِيرِ** کیونکہ اس رات گناہ مٹائے جاتے ہیں، **لَيْلَةُ الْاِجَابَةِ**، کیونکہ اس رات دعا قبول ہوتی ہے، **لَيْلَةُ الْحَيَاةِ**، **لَيْلَةُ عِيْدِ الْمَلَائِكَةِ** (یعنی فرشتوں کی شبِ عید)، **لَيْلَةُ الشَّفَاعَةِ**، **لَيْلَةُ الْجَاوِزَةِ**، **لَيْلَةُ الرَّجْحَانِ**، **لَيْلَةُ الشَّعْطِيمِ**، **لَيْلَةُ الْقَدْرِ**، **لَيْلَةُ الْغُفْرِ** ان۔ (ماذافی شعبان، ص 72-75 ملتقطاً)

رحمت کے تین سو (300) دروازے

جنتی صحابی، حضرت اُبی بن کعب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام شبِ براءت میں حاضر ہوئے اور مجھ سے کہا کہ اُٹھ کر نماز ادا فرمائیے اور اپنا سر اور ہاتھ مبارک آسمان کی طرف اٹھائیے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کیسی رات ہے؟ عرض کی: يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! یہ وہ رات ہے کہ جس میں آسمان اور رحمت کے 300 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اللہ پاک کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں، آپس میں بُغض و کینہ رکھنے والوں، شریبوں اور بدکاروں کے علاوہ سب کی مغفرت کر دی جاتی ہے، ان لوگوں کی اُس وقت تک مغفرت نہیں ہوگی جب تک کہ سچی توبہ نہ کر لیں۔ البتہ شراب کے عادی کے لیے رحمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ توبہ کر لے، جب وہ توبہ کر لیتا ہے تو اُس کی مغفرت کر دی جاتی ہے، اسی طرح کینہ رکھنے والے کے لیے بھی رحمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے ساتھی (یعنی جس سے کینہ رکھتا ہے) سے بات چیت کر لے، جب وہ اُس سے بات چیت کر لیتا ہے تو اُس کی بھی مغفرت کر دی جاتی ہے، حضورِ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! اگر وہ اپنے ساتھی سے کلام نہ کرے یہاں تک کہ شبِ براءت گزر جائے تو۔۔؟ حضرت سیدنا جبریل عَلَيْهِ السَّلَام نے عرض کی: اگر وہ اسی حالت پر برقرار رہا یہاں تک کہ (نزع کا عالم طاری ہونے کے سبب) اُس کے سینے میں سانس اٹکنے لگ جائے تب بھی اُس کے لیے دروازہ رحمت کھلا رہتا ہے، اگر وہ (موت سے پہلے کینہ مسلم سے) توبہ کر لے تو اُس کی توبہ مقبول ہے پھر حضورِ انور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَبَّتْ الْبَتِيعِ كِي طرف تشریف لے گئے اور سجدے میں جا کر ان الفاظ میں دُعَا مَآئِي: اَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَ اَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ اَعُوذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ

ثَنَاءُكَ لَا أَبْلُغُ الشَّنَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ (یعنی اے اللہ پاک!) میں تیرے عذاب سے تیری مُعَانی، تیری ناراضی سے تیری رضا اور تجھ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، تیری تعریف بلند ہے، میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتا، تیری حقیقی شان وہی ہے جو تُو نے خود بیان فرمائی۔

رات کے چوتھے پہر حضرت سیدنا جبریل عَلَیْهِ السَّلَام نازل ہوئے اور عرض کی، يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائیے، آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو دیکھا کہ رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور ہر دروازے پر ایک فرشتہ آواز دے رہا ہے، (پہلے دروازے پر ایک فرشتہ یوں پکار رہا ہے کہ) مبارک ہو اُسے جو اس رات عبادت کرے، دوسرے دروازے پر بھی ایک فرشتہ یوں پکار رہا ہے کہ مبارک ہو اُسے جو اس رات میں سجدہ کرے، تیسرے دروازے پر بھی ایک فرشتہ پکار رہا ہے کہ مبارک ہو اُسے جو اس رات میں رُكُوع کرے، چوتھے دروازے پر بھی ایک فرشتہ صد الگارہا ہے کہ مبارک ہو اُسے جو اس رات میں اپنے رَبِّ کریم سے دُعا مانگے، پانچویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ یوں آواز لگا رہا ہے کہ مبارک ہو اُسے جو اس رات اپنے رَبِّ کریم سے دُعا کرنے میں مشغول ہو، چھٹے دروازے پر بھی ایک فرشتہ پکار رہا ہے کہ اس رات میں مسلمانوں کو مبارک ہو، ساتویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ پکار رہا ہے کہ اللہ پاک کو ایک ماننے والوں کو مبارک ہو، آٹھویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ پکار رہا ہے کہ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے؟ نویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ صد الگارہا ہے کہ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ اُس کی مغفرت کر دی جائے؟ اور دسویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ نِدَا دے رہا ہے کہ ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اُس کی

دُعا قبول کر لی جائے؟ پھر رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے جبریل! رحمت کے یہ دروازے کب تک کھلے رہتے ہیں؟ عرض کی: رات کی ابتداء سے نُلُوعِ فِجْرِ تک۔ پیارے آقَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس رات بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت کی جاتی ہے، اسی رات لوگوں کے سال بھر کے اعمال (آسمانوں کی جانب) بلند کئے جاتے ہیں اور اسی رات رِزْقِ تَقْسِیمِ کئے جاتے ہیں۔ (تاریخ ابن عسکَر، 51/72-73)

رحمت کا ہے دروازہ کھلا مانگ اے مانگ دیتا ہے کرم اُن کا صد مانگ اے مانگ
بھر جائے گا کشتول مرادوں سے ترا بھی بن کر میرے آقا کا گد مانگ اے مانگ
سرکار سے سرکار کو مانگوں گا نیازی سرکار نے جس وقت کہا مانگ اے مانگ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ

فرشتوں کی عید

حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: کہا گیا ہے کہ آسمان کے فرشتوں کے لئے دو راتیں عید اور خوشی کی ہیں جیسے دنیا میں مسلمانوں کے لئے دو عید کے دن ہیں، (1) پندرہ شعبان کی رات اور (2) لیلةُ القدر۔

سال بھر کے گناہوں کا کفارہ

حضرت امام تقی الدین سبکی شافعی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ رات سال بھر کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے، شبِ جمعہ پورے ہفتے کے گناہوں کا کفارہ اور لیلةُ القدر عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے یعنی ان راتوں میں اللہ پاک کی عبادت کرنا اور یادِ الہی میں ساری رات جاگ کر گزار دینا گناہوں کے کفارہ کا سبب ہوتا ہے اسی لئے ان راتوں کو کفارے کی رات بھی کہا جاتا ہے۔ (مکاشفة القلوب، ص 303)

جنتِ سنواری جاتی ہے

حضرت کعب الاحبار رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اللہ پاک شعبان کی پندرہویں رات حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام کو جنت کی طرف بھیجتا ہے، وہ جنت کو آراستہ ہونے کا حکم دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: اللہ پاک نے تیری اس رات میں آسمانوں کے ستاروں، دنیاوی دنوں اور راتوں، درختوں کے پتوں، پہاڑوں کے وزن اور ریت کے ذروں کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرما دیا ہے۔ (ماذافی شعبان، ص 87)

صفا ماتم اٹھے خالی ہو زنداں ٹوٹیں زنجیریں گنہگار و چلو مولیٰ نے در کھولا ہے جنت کا
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلَی مُحَمَّد

شبِ براءت اور پیارے نبی کی عبادت

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شبِ براءت میں مختلف مقامات پر مختلف انداز میں عبادت فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فرماتی ہیں: رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر مسلسل نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی، صبح تک حضورِ اکرم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مبارک قدم سوج گئے تھے چنانچہ میں آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے قدم مبارک دبانے لگی۔ (الدعوات الکبیر، 2/145، حدیث: 530 ماخوذاً)

اے عاشقانِ رسول! کبھی ایسا بھی ہو کہ اپنی اُمت سے پیار کرنے والے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شبِ براءت میں قبرستانِ تشریف لے گئے اور وہاں جا کر اپنے رب سے اہلِ قبور کے لئے دُعا مانگیں، جیسا کہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو پندرہ شعبان کی

راتِ جنتُ البقیع میں اس حال میں پایا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسلمان مردوں، عورتوں اور شہیدوں کے لئے دعائے مغفرت فرما رہے تھے۔ (شعب الایمان، 384/3، حدیث: 3837 ماخوذاً)

صد شکرِ خدایا تو نے دیا، ہے رحمت والا وہ آقا
جو امت کے رنج و غم میں، راتوں کو اشک بہاتا رہے
(وسائلِ بخشش، ص 475)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ رحمت و مغفرت والی اس مبارک رات کو عبادت کرتے ہوئے ذکر و دُعائیں گزاریں، اپنی اور ساری اُمت کی مغفرت کی دُعا کے ساتھ ساتھ قبرستان جا کر اپنے مرحومین کے لئے بھی دُعائے مغفرت کریں۔

شبِ براءت میں قبرستان جانا

اللہ پاک کے آخری رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب زیارتِ قبور کیا کرو کہ بے شک یہ دُنیا سے بے رغبت کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ (ابن ماجہ، 252/2، حدیث: 1571)

معلوم ہوا کہ وقتاً فوقتاً قبرستان جاتے رہنا چاہئے تاکہ قبروں کو دیکھ کر ہمارے دل میں فکرِ آخرت پیدا ہو۔

اپنے مرحومین کو بھی یاد رکھئے

جنتی ابنِ جنتی، صحابی ابنِ صحابی حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ جب شبِ براءت آتی ہے تو (مومن) مُردے اپنی قبروں سے نکل کر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم پر صدقہ کر کے رحم کرو اگرچہ روٹی کا ایک لقمہ ہی ہو، کیونکہ ہم اس کے ضرورت مند ہیں۔ اگر وہ (صدقہ کی ہوئی) کوئی

چیز نہیں پاتے تو حسرت سے واپس لوٹ جاتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 14/694- الدرر الحسان فی البعث و

نعیم الجنان، ص 33)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَيِّبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

نواسہ رسول کاشبِ براءت میں معمول

جنتی ابنِ جنتی، نواسہ رسول حضرت امام حسن مجتبیٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شبِ براءت کے تین حصے فرماتے۔ ایک تہائی حصے میں اللہ پاک کے اس فرمان ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا“ (ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! ان پر ڈرود اور خوب سلام بھیجو۔) پر عمل کرتے ہوئے اپنے نانا جان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر ڈرود پاک پڑھتے، ایک تہائی حصے میں توبہ و استغفار کرتے اور آخری تہائی حصے میں اللہ پاک کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے رُكُوع و سجد فرماتے۔ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے ابوجان (حضرت علیُّ المرَضِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) سے سنا ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو نصف شعبان (یعنی شبِ براءت) کی رات کو زندہ کرے گا (یعنی اُس رات عبادت کرے گا) وہ مُقَرَّبِينَ میں لکھا جائے گا۔ (القول البدیع، ص 396)

شبِ براءت میں عبادت کرنا مستحب ہے

حضرت خالد بن معدان، حضرت لقمان بن عامر اور دیگر بزرگانِ دین رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِم شعبان المعظم کی پندرہویں رات (یعنی شبِ براءت) کو اچھا لباس پہنتے، خوشبو سُلگاتے، سُرمہ لگاتے اور رات مسجد میں جمع ہو کر عبادت کیا کرتے تھے۔ حضرت اسحاق بن راہویہ رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ بھی اسی بات کی تائید کرتے اور اِس رات مسجدوں میں اکٹھے ہو کر نفلی عبادت کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں: ”یہ کوئی بدعت (یعنی بُرا کام) نہیں ہے۔“ (مذافی شعبان، ص 75) حضرت علامہ شہاب الدین احمد بن حجازی رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: شبِ براءت

میں عبادت کرنا مستحب ہے۔ (ماذافی شعبان، ص 85۔ تحفة الاخوان فی قراءة الميعاد، ص 65)

ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کریں گے

حضرت علامہ علی قاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: شبِ براءت میں سورہ دُخان پڑھنا مستحب ہے۔ جتنی صحابی حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو رات میں لُحْمُ الدُّخَانِ کی تلاوت کرے گا تو وہ صبحِ اس حال میں کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اُس کے لئے دعائے مغفرت کر رہے ہوں گے۔ (التبيان في

بيان مافی ليلة النصف من شعبان۔ الخ، 3/52)

شبِ براءت میں اسلاف کی دعا

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! کئی صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ اور بزرگانِ دین سے ثابت ہے کہ وہ اس رات (بطورِ عاجزی) یہ دُعا مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا اَشْقِيَاءَ فَاَمْحُحْهُ وَاكْتُبْنَا سَعْدَاءَ وَاِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا سَعْدَاءَ فَاكْتُبْنَا فَاِنَّكَ تَبْحُو مَا تَشَاءُ وَتُثَبِّتُ وَعِنْدَكَ اَهْرَ الْكِتَابِ۔ ترجمہ: اے اللہ پاک! اگر تو نے ہمیں بد بخت لکھا ہے تو تو اسے مٹا دے اور ہمیں سعادت مند لکھ دے اور اگر تو نے ہمیں سعادت مند لکھا ہے تو اسے ثابت رکھ، بے شک جو تو چاہتا ہے اُسے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور تیرے ہی پاس اُمُّ الْكِتَابِ ہے۔ (التبيان في بيان مافی ليلة النصف من شعبان۔ الخ، 3/51)

شبِ براءت کیسے گزاریں؟

پیارے اسلامی بھائیو! مشہور مفسر حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اس مہینے کی پندرہویں رات جسے شبِ براءت کہتے ہیں بہت مبارک رات ہے۔ اس میں قبرستان جانا، وہاں فاتحہ پڑھنا سُنَّت ہے، اسی طرح بزرگانِ دین کے مزارات

پر حاضر ہونا بھی ثواب ہے اگر ہو سکے تو چودھویں اور پندرہویں تاریخ کو روزے رکھے۔ پندرہویں تاریخ کو حلوہ وغیرہ بزرگانِ دین کی فاتحہ پڑھ کر صدقہ و خیرات کرے اور پندرہویں رات کو ساری رات جاگ کر نفل پڑھے اور اس رات کو ہر مسلمان ایک دوسرے سے اپنے قصور معاف کرالیں، قرض وغیرہ ادا کریں کیونکہ بغض والے مسلمان کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ مزید فرماتے ہیں: اگر تمام رات نہ جاگ سکے تو جس قدر ہو سکے عبادت کرے اور زیاراتِ قبور کرے۔ اگر اس رات کو سات پتے بیبری کے پانی میں جوش دے کر غسل کرے تو ان شاء اللہ! تمام سال جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔ (اسلامی زندگی، ص 134)

بگڑی قسمت سنور، جائے گی ہو نظر سوئے لوح و قلم، تاجدارِ حرم
صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

فہرس

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
13	جنتِ سنواری جاتی ہے	1	دُرود شریف کی فضیلت
15	نواسر رسول کا شبِ براءت میں معمول	2	شعبان المعظم کے نام کی حکمتیں
16	ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کریں گے	4	تلاوتِ قرآن کا مہینا
16	شبِ براءت میں اسلام کی دعا	9	شبِ براءت کے 15 نام
	❀❀❀❀	12	سال بھر کے گناہوں کا کفارہ

شبِ براءتِ بھی مغفرت سے محروم

حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلَام) آئے اور کہا: شعبان کی پندرہویں رات ہے، اس میں اللہ پاک جہنم سے اتوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں مگر غیر مسلم اور عداوت والے اور رشتہ کاٹنے والے اور کپڑا لٹکانے والے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔ (شعب الایمان، ۳/۳۸۳ حدیث: ۳۸۳۷)



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net